سوال

(70) مشترکہ غسل خانہ اور بیت الخلاء میں وضوء کا کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ محدث مارچ ۲۰۰۰ء میں آپ کا ایک فتویٰ شائع ہوا ہے جو مشترکہ غسل خانہ اور بیت الخلاء میں وضو کے متعلق ہے۔ آپ کے ارشاد کردہ جواب کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق مزید رہنمائی درکار ہے۔

۱۔ ایسے غسل خانے میں بیت الخلاء کے دخول کی دعاء کہاں پڑھی جائے گی اور اسی طرح بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء کہاں ہوگی؟

۲۔ ایسے وقت میں ایک آدمی وضو یا غسل میں مصروف ہو اور اسے حاجت پیش آجائے تو پھر دعاء کہاں پڑھے گا اور اس سے فراغت کے بعد وضو کے لیے بسم ا کہاں پڑھے گا؟

۳۔ کیا دل میں بسم ا یا ادعیہ ماثورہ پڑھ لینے سے ''عمل'' مرتب ہوگا؟ اور کیا ان کا زبان سے پڑھنا مسنون نہیں اور اگر دل میں پڑھ لینا کافی ہے تو اس کی دلیل ضرور ارشاد فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیت الخلاء سے باہر نکل کر دعاء پڑھ لے پھر داخل ہو کر وضو کرے اور بیت الخلاء سے فراغت کی دعاء بھی باہر آکر پڑھے یا پھر دل ہی دل میں پڑھ لے۔

۲۔ ایسی اضطراری حالت میں بھی دعاء باہر آکر پڑھے اور حاجت سے فراغت کے بعد باہر آکر وضو کے لیے ''بسم ا '' پڑھ کر پھر داخل ہو جائے۔

۳۔ دل کا مصمم ارادہ شریعت میں قابلِ اعتبار سمجھا گیا ہے، اور اس پر جزاء مرتب ہوتی ہے۔ قرآن میں ہے :

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ (النور : ۱۹) دوسری جگہ ہے : اِجۡتَنِبُوۡا کَثِیۡرًا مِّنَ الظَّنِّ (الحجرات : ۱۲) تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو فتح الباری (۱۱/۳۲۷)

زبان سے پڑھنا اس وقت مسنون ہے جب آدمی پاکیزہ مقام پر ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

کتاب الطہارۃ : صفحہ :122

محدث فتویٰ